شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار

لا فتی الا علی رضی اللہ عنہ لا سیف الا ذوالفقار

کتابِ مستطاب نافعِ شیخ و شاب

مسمّٰی بہ

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ وعلیٰ عباد اللہ المجتبیٰ

المعروف

مولا علی رضی اللہ عنہ اور اُن کے چاہنے والے

مُصنف جلیل

خلیفہ مُفتی اعظم ہند

حضور مُفتی محمد عبد الوہاب خان القادری الرضوی دام برکاتہم

منجانب

بزم اعلیحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار
لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

(رضی اللہ عنہ)

رسالہ ھدایت قبالہ

مسمّٰی بہ

علی المرتضی وعلی عباد اللہ المجتبی

المعروف

مولیٰ علی رضی اللہ عنہ اور ان کے چاھنے والے

از قلم حق رقم
خلیفۂ مفتی اعظم عالم اسلام
حضرت علامہ مولٰینا مفتی محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی مدظلہ

﴿منجانب﴾
بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تقریظ منیر

از: علامہ محمد ندیم احمد خاں القادری الرضوی دامت برکاتہم العالیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اما بعد! حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

العلماء ورثة الانبياء

''علماء کرام انبیاء علیہم السلام کے وارث اور جانشین ہیں۔''

اور ایک مقام پر فرمایا :

علماء امتی کالانبیاء نبی اسرائیل

''میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں۔''

جس طرح ان انبیاء ورسل نے اپنی امت کو تبلیغ فرمائی انہیں گمراہی سے نکال کر جادۂ حق پر گامزن کیا اسی طرح میری امت کے علماء بھی لوگوں کے لئے منارۂ نور ہونگے اور امت ان سے رہنمائی حاصل کرے گی لہٰذا جب بھی گمراہی و بے دینی کی تاریکیاں چھائیں تو ایسے میں علماء کاملین و بزرگان دین نے ہی حق و صداقت کی شمعیں روشن کیں ہر دور میں حق و باطل سے نبرد آزما رہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ اقدس جسے سرکار خیر القرون فرمائیں اس عہد ہمایوں میں بھی منافقین وغیرہ کا فتنہ موجود تھا' تو ہمارے اس دور

کی بے دینی کا کیا پوچھنا' سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کہ میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے ان میں ایک جنتی ہوگا باقی سب جہنمی انہی ناری فرقوں میں ایک شیعہ فرقہ بھی ہے' جو بزعم خویش محبّ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہلاتا ہے جبکہ حقیقتاً اسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت نہیں بلکہ عداوت ہے' کیونکہ اگر محبت ہوتی تو ہرگز حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ''تقیہ'' جیسے عیب سے متہم نہ کرتا جن سے وہ محبت رکھتے ہیں انہیں غاصب نہ بتاتا' زیرنظر کتابچے میں حضور سیدی مرشدی واستاذی خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خاں قادری دامت برکاتہم العالیہ نے دلائل سے نہایت سادہ وسلیس انداز میں اس حقیقت کو واضح فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چاہنے والے اہلسنّت و جماعت (بریلوی) ہیں شیعہ نہیں' اللہ تعالیٰ اس رسالے سے مسلمان بھائیوں کو فائدہ پہنچائے اور حضرت مفتی صاحب قبلہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ (آمین)

سگ بارگاہ رضا

ندیم احمد قادری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للّٰه رب العٰلمين علىٰ ان من علىٰ المومنين اذ بعث فيهم رسولا منهم يتلوا عليهم اٰيته ويزكيهم ويعلمهم الكتٰب والحكمة ، وان كانوا من قبل لفى ضلال مبين ۞ هو الذى ارسل رسوله بالهدىٰ ودين الحق ليظهره علىٰ الدين كله ولو كره المشركون ۞ يريد ون ليطفئو نور اللّٰه بافوا ههم واللّٰه متم نوره ولوكره الكفرون فاشهدان لااله الااللّٰه وحد ه لا شريك له واشهدان سيدنا و مولانا وملجانا وماواٰنا وشفيع ذنبناعند ربنا محمدا عبد ه ورسوله عبد خير العباد و رسول افضل الرسل و نبى سيد الانبياء وامام الكل صلى اللّٰه تعالىٰ عليه و علىٰ اله واصحابه واتباعه واحبابه صلاة تبقى وتد وم بد وام الملك الحى القيوم و بارك وسلم دائما ابد الا بدين و سرمد اد هر الداهرين اٰمين يا رب العٰلمين اما بعد قد قال اللّٰه تعالىٰ فى القرآن لكريم والفرقان

العظیم فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝

(پ 18 ع سورۃالنور 55)

''یعنی اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو دی اور ضرور ان کے لئے جما دے گا ان کا وہ دین جو ان کے لئے پسند فرمایا ہے اور ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا' میری عبادت کریں' میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔''

(کنز الایمان)

معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو خلافت کے لئے منتخب فرمایا یہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں' علی الترتیب سب سے افضل واعلیٰ اور برتر وبالا ہیں' ان کی خلافت حق وصواب

ہے جیسا کہ ''منکم'' نے واضح کر دیا یعنی تم (صحابہ کرام) میں سے خلفاء راشدین کو اللہ عزوجل نے خلافت کے واسطے چن لیا اور ان کے دین کو' جس کو اللہ عزوجل نے پسند فرمایا اس کو تمام جہاں پر غلبہ دیا' ان کے حضور کفار و مشرکین کی بادشاہت کو سرنگوں کیا اور ان ممالک پر اسلام کو غلبہ عطا فرمایا' حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر کفار و مشرکین نے جو ظلم و ستم کئے وہ اہل علم سے پوشیدہ نہیں یہاں تک کہ انھوں نے مکہ معظمہ' جہاں خانہ کعبہ ہے' کو چھوڑ کر مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی' صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اپنی ساری عمر کا سرمایہ اور اپنی منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادیں چھوڑ کر مدینہ طیبہ آ گئے مگر کفار نابکار کی آتش غضب کسی طرح سرد نہ ہوئی بلکہ میدان بدر میں شکست فاش کے باوجود بھی ان کا جذبہ انتقام سرد نہ ہوا بلکہ بڑھتا ہی رہا' صحابہ کرام ہر وقت مسلح رہتے اور شب و روز کفار نابکار کی یلغار کا کھٹکا لگا رہتا' ایک دن ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی :

یارسول اللہ ﷺ امایاتی علینا یوم نامن فیہ نفع اسلاح

''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ایسا دن نہیں آئے گا' جب ہمیں امن نصیب ہوگا اور ہتھیار رکھ دینے کی نوبت آئے گی۔''

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

لا تلبثون الا یسیرا حتیٰ یجلس الرجل منکم

فی الملا العظیم لیس علیه حدیدة

(بحر محیط)

''بہت جلد وہ وقت آنے والا ہے جب تم آرام سے بے خوف ہو کر مجمع عام میں بیٹھو گے اور تمہارے جسم پر کوئی ہتھیار نہ ہوگا۔''

اس کی تائید میں اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی اور مومنین کو وعدہ دیا کہ تم میں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے...... الخ' ان میں سے خلفائے راشدین کو علی الترتیب خلافت کے لئے منتخب فرمایا۔

یہ امر اہل علم سے پوشیدہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو فرمایا پورا ہوا' عہد رسالت ہی میں مکہ مکرمہ' حجاز' خیبر' بحرین اور جزیرہ عرب کے سارے علاقے اسلامی قلمرو میں شامل ہو گئے' قیصر و روم' مقوقس' مصر اور کئی دیگر بادشاہوں نے بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تحائف اور نذرانے پیش کیے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں فتنہ ارتدار اور جھوٹے مدعیان نبوت کی لگائی ہوئی آگ سرد ہو گئی اور ہر طرف امن وامان ہو گیا:

لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا

''ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا۔''

اسی عہد ہمایوں میں اسلام کی عالمی فتوحات کا آغاز ہوا' مشرق میں حضرت خالد اور مغرب میں حضرت ابوعبید رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قیادت میں اسلامی افواج

نے فتح ونصرت کے علَم گاڑ دیئے۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت زمانہ خلافت میں تو فتوحات کی انتہا ہوگئی' قیصر اپنی ایشیائی مملکت سے دستبردار ہوکر قسطنطنیہ میں جاکر مقیم ہوا اور رومی مملکت کے ایشیائی حصہ پر اسلام کا پرچم لہرانے لگا' مصر بھی فتح ہوا' کسریٰ کی چار ہزار سالہ شان شوکت خاک میں مل گئی جہاں ملک کے گوشے گوشے میں آتش کدے روشن تھے اور آگ کی پوجا ہورہی تھی وہاں اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ (ﷺ) کی دلنواز صدائیں بلند ہونے لگیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں شمالی افریقہ کے ممالک فتح ہوئے بحر روم میں جزیرہ قبرص فتح ہوا' مشرق میں اسلامی فتوحات کا سلسلہ چین کی سرحدوں تک پھیل گیا' ہر علاقے میں امن وسکون قائم ہوا' ہر جگہ اسلام کا ڈنکا بجنے لگا وہ مسلمان جو ہر آن کفار کی یلغار سے خوفزدہ رہتے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے وہ ہیبت اور سطوت عنایت فرمائی کہ کفار نابکار ان سے خائف ولرزاں رہنے لگے' مسلمان جس راہ سے گزر جائے بڑے بڑے تیغہ دھاری کفار کی گردنیں جھک جائیں۔

یہ تھا اللہ عزوجل کا وعدہ جس کو اس نے پورا کر دکھایا' حضرات شیعہ جو خلفاء راشدین سے عناد اور ان کی خلافت کا انکار کرتے ہیں' کہتے ہیں کہ شیعہ لوگوں کا ذکر تو قرآن میں موجود ہے لہٰذا ہمارا مذہب ہی حق وصواب ہے' ہم کہتے ہیں کہ

بیشک اللہ عزوجل نے ان لوگوں کا ذکر کیا اور جن کو شیعہ فرمایا' وہ کون تھے؟ اللہ عزوجل فرماتا ہے :

إِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ط

(پ 8 سورۃالانعام 159)

''بے شک جنھوں نے اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور شیعہ ہو گئے' (پیارے محبوب) تمہیں ان سے کچھ علاقہ نہیں۔''

معلوم ہوا کہ شیعہ وہ لوگ ہیں جن کو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی علاقہ ہی نہیں یہ لوگ سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی محبت کا بظاہر دعویٰ تو کرتے ہیں مگر در پردہ ان کے دین متین سے بغاوت کرتے ہیں اور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم جو اللہ کے شیر ہیں ان کو بزدل اور ڈرپوک بتاتے ہیں (معاذ اللہ) اور ان پر ''تقیہ'' کا الزام لگاتے ہیں اور ''تقیہ'' کو ڈھال بنا کر خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت کو باطل ٹھہراتے اور ان کو (معاذ اللہ) غاصب بتاتے ہیں حالانکہ ان کی کتب میں ہی ان کے آئمہ نے ان کے اس عقیدے کے خلاف بیان فرمایا' ان حضرات کے امام کلینی اپنی کتاب ''کافی'' میں ایک حدیث بیان کرتے ہیں' ھوھذا۔

عن ابی عبداللّٰہ علیہ السلام قال لما حضر رسول اللّٰہ الخندق مروا بکریۃ فتنا رسول اللّٰہ

الـمـحـول مـن يـد امـيـر الـمؤمنين اومن يد سلمان فـضـرب بـمـا ضـربة فـتـفـرقـت بثلاث فرق و قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لقد فتحت علیٰ فی ضربتی هذه كنوز كسریٰ و قیصر

(فروغ کافی کتاب الروضہ 102)

''حضرت جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ: جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خندق کھودنے کا حکم دیا تو راستہ میں ایک چٹان حائل ہوگئی' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گیتی حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے دست مبارک سے یا حضرت سلمان فارسی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ہاتھ سے لی اور اس چٹان پر ایک ضرب لگائی پس اس کے تین ٹکڑے ہوگئے' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

لقد فتحت علیٰ فی ضربتی هذه كنوز كسریٰ و قیصر

''میری اس ضرب سے میرے لئے کسریٰ اور قیصر کے خزانے فتح کردیئے گئے۔''

اس حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے کہ یہ خزانے کسریٰ اور قیصر کے سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں فتح ہوئے' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان فتوحات کو اپنی فتوحات ارشاد فرمایا' معلوم ہوا کہ سیدنا

ابوبکر صدیق اکبر اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما' حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے نائب اور برحق خلیفہ ہیں' ان کی فتوحات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہی فتوحات ہیں۔

علاوہ ازیں جب ایران میں مسلم افواج کسریٰ کی افواج سے برسر پیکار تھیں تو محاذ جنگ سے اطلاع آئی کہ کسریٰ خود ایک لشکر عظیم لیکر مسلمانوں کے مقابلے کے لئے آرہا ہے' حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارادہ فرمایا کہ کسریٰ کے مقابلے میں وہ خود لشکر اسلام کی قیادت فرمائیں' مجلس شوریٰ طلب کی گئی اور اس موضوع کے متعلق گفتگو ہوئی اس وقت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ' کے جہاد میں شریک ہونیکی تائید نہ فرمائی بلکہ فرمایا :۔

ان هذا الا مر لم يكن نصرة ولا خذ لانه
بكثرة ولا قلة وهو دين الله الذى اظهره وجنده
الذى اعده امده حتى بلغ و طلع حيث ما طلع
وكن على موعود من الله والله منجز وعده و
ناصر جنده ومكان القيم بالا مر مكان ينظام
من الغرز بجمعه ويضمه فاذا انقطع النظام
تفرق الخرز وذهب ثم يجتمع بحذا فيره ابدا
والعرب اليوم وان كانوا قليلا نهم كثيرون

بالاسلام عزیزون بالا جتماع

''اس کام کی فتح کثرت تعداد کی وجہ سے اور اس کی ناکامی قلت تعداد کی وجہ سے نہیں' یہ اللہ کا دین ہے (دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی کی جانب اشارہ ہے) جس کو اس نے غلبہ عطا فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا لشکر ہے' جس کو اس نے خود تیار کیا جس کی مدد اس نے خود فرمائی (لشکر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یہاں تک کہ وہ ترقی اور کامیابی کی اس منزل تک پہنچا' ہمارے ساتھ اللہ کا وعدہ ہے (یہاں آیت کریمہ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُم کی طرف اشارہ ہے) اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کو ضرور پورا فرمائے گا اور اپنے لشکر کی مدد فرمائے گا' خلیفہ اسلام کی حیثیت اس دھاگے کی ہے جس میں دانے پروئے ہوئے ہیں اگر دھاگہ ٹوٹ جائے تو دانے بکھر جاتے ہیں پھر ان کو جمع کرنا مشکل ہو جاتا عرب اگرچہ آج تعداد میں کم ہیں لیکن اسلام کی برکت سے وہ کثیر (زیادہ) ہیں اور باہم اتفاق واتحاد کی وجہ سے وہ ہر میدان میں غالب ہیں۔''

(نہج البلاغہ اول 283 مصر)

مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ارشاد سے کئی امر واضح ہو گئے

- مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم' سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ برحق اور مسلمانوں کا امام سمجھتے ہیں۔
- مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

مشیر اور معاون ہیں۔

۞ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر کو اللہ تعالیٰ کا لشکر سمجھتے ہیں۔

۞ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دین کو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین جانتے ہیں۔

۞ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتوحات کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فتوحات جانتے ہیں۔

۞ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتوحات کو اللہ عزوجل کا وعدہ پورا ہونے کی بشارت دیتے ہیں۔

۞ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم مسلمانوں کو تسبیح کے دانوں اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تسبیح کے دھاگے سے تشبیہ دیتے ہیں۔

الحاصل معلوم ہوا کہ سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے چاہنے والے اہلسنّت وجماعت (بریلوی حضرات) ہیں اور جو خلافت راشدہ اور خلفائے راشدین کے منکر ہیں ان کا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے کوئی علاقہ نہیں اور نہ کوئی واسطہ ہے بلکہ حقیقتاً وہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے خلاف بغاوت پر تلے ہیں۔

اے عزیز! غور طلب یہ امر ہے کہ جس (سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو عالم اسلام میں فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہا جائے، تمام مسلمان خواہ سلف

صالحین ہوں یا اولیائے کاملین صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین ومحدثین ان کو فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہیں اور ان کی ذات سودہ صفات پر فخر کریں اور عند اللہ اس کی شان کا عالم کیا ہوگا؟ اور فخر کیوں نہ کریں جس کے عہد ہمایوں میں ایک ہزار چھتیس شہر فتح ہو کر دارالاسلام میں داخل ہوئے' ہزاروں بت خانے اور گرجے توڑ کر مساجد بنائیں گئیں جس (فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے رعب ودبدبے سے کسریٰ اور قیصر کے محلوں میں کفر وشرک کو نیست ونابود کر دیا گیا اور ''اللہ اکبر'' کے نعروں کا روح پرور نعرہ بلند ہوا اور اَشْھَدُاَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ وَ اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کی صدائیں بلند ہوئیں۔

کفار ومشرکین کی بیٹیاں مسلمانوں کی لونڈیاں بنیں' القصہ کفر دور ہوا اور اسلام کی روشنی مشرق تا مغرب پھیل گئی اگر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صولت غیظ برق بن کر عالم کفر پر نہ گرتی تو آج کوئی شیعہ اور ان کے قبلہ وکعبہ لکھنؤ وغیرہ میں بیٹھ کر علی علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتے؟ ہرگز نہیں بلکہ اجودھیا میں کھڑے رام رام کے راگ الاپتے ہوتے یہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کفش پاء کا طفیل ہے کہ اللہ عزوجل کی توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کے نور سے زمانہ آشنا ہوا اور کفر کی تاریکی سے نجات ملی' اگرچہ اس کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کی صداقت کے انوار دکھائے جائیں مگر اتمام حجت کے لئے مختصر اُعرض ہے۔

دارقطنی کی روایت میں ہے کہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

دخلنا علیٰ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم فقلنا یا رسول اللّٰہ استخلف علینا قال لا ان یعلم اللّٰہ فیکم خیر ایول علیکم خیر کم قال علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه فعلم اللّٰہ فینا خیر ایولی علینا ابا بکر

''ہم نے خدمت اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم پر کسی کو خلیفہ فرما دیجئے ارشاد ہوا' نہ' اگر اللہ تعالیٰ تم میں بھلائی چاہے گا تو جو تم میں بہتر ہے اسے تم پر والی فرما دے گا' حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا رب العزت جل وعلا نے ہم میں بھلائی چاہی پس ابو بکر کو ہمارا والی بنا دیا۔'' ﴿رضی اللہ تعالیٰ عنہ﴾

(امام اسحق بن راھویه دار قطنی و ابن عساکر و غیرھم میں بطریق عدیده و اسانید کثیرة)

راوی......﴾

دو شخصوں نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ان کے زمانے خلافت میں دربارۂ خلافت استفسار کیا :

اتمهد عهده الیك النبی ﷺ ام رائی رایتهیه

کوئی عہد و قرارداد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے

ہے یا آپ کی رائے ہے فرمایا :

بل رائی رایته.

بلکہ ہماری رائے ہے :

اما ان یکون عندی عهد من النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عهد الی فی ذالك فلا والله لئن کذت اول من صدق به فلا اکون اول من کذب علیه

رہا یہ کہ اس باب میں میرے لئے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عہدہ قرار فرمایا ہو‘ سو خدا کی قسم! ایسا نہیں اگر سب سے پہلے میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کی تو میں سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کرنے والا نہ بنوں گا۔

ولو کان عندی عهد فی ذالك تلتهما بیدی ولولم اجدالا بردتی هذه

اور اگر اس باب میں حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس کوئی عہدہ ہوتا تو میں ابو بکر و عمر کو منبر اطہر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جست نہ کرنے دیتا اور بیشک اپنے ہاتھ سے ان سے قتال کرتا اگرچہ اپنی اس چادر کے سوا کوئی ساتھی نہ پاتا۔

ولکن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

لم یقتل قتلا ولم یمت فجارة مکث فی مرضه
ایاما ولیا لی یاتیه الموذن فیوذن بالصلاة
فیامرابابکر فیصلی بالناس وھو یری مکانی

بات یہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (معاذ اللہ) نہ قتل ہوئے نہ یکایک انتقال فرمایا بلکہ کئی دن رات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرض میں گزرے موذن آتا نماز کی اطلاع دیتا' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر کو امامت کا حکم فرماتے حالانکہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر موجود تھا' پھر موذن آتا' اطلاع دیتا' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر کو امامت کا حکم فرماتے حالانکہ میں کہیں غائب نہ تھا۔

ولقد ارادت امراة من نسائه حرفه عن ابی بکر
فابی و غضب و قال اینتن صوا جب یوسف
مروا ابابکر فلیصل با لناس

اور خدا کی قسم ازواج مطہرات سے ایک بی بی نے اس معاملہ کو ابوبکر سے پھیرنا چاہا تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ مانا اور غضب فرمایا اور ارشاد فرمایا تم وہی یوسف والیاں ہو ابوبکر کو حکم دو کہ امامت کرے۔

قبض رسول اللّٰه صلیٰ اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم

نـظـر نـافـی امورنا فاخترنا من رضیه رسول الله صـلـی الله تـعـالیٰ علیه وسلم اریتا و کانت الـصلاة عظیم الاسلام و قوام الدین فبما یعینا ابـوبکر رضی الله تعالیٰ عنه وکان ذالك اهلا لم یختلف علیه منااثنان

پس جبکہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دنیا یعنی خلافت کے لئے اسے پسند کر لیا جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے دین یعنی نماز کے لئے پسند فرمایا تھا کہ نماز میں تو اسلام کی بندگی اور دین کی درستی تھی لہٰذا ہم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کی اور وہ اس کے لائق تھے ہم میں کسی نے اس بارہ (معاملہ) میں خلاف نہ کیا' یہ سب کچھ ارشاد فرما کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

فـادیـت الـیٰ ابـی بـکـر حقه و عرفت له طاعة و غـزوت مـعـه فی جنوده و کنت اخذاً اذا عطا نی واغـزوااذا غـزانـی واضـرب بیـن یدیـه الـحدود بسوطی

پس میں نے ابوبکر کو ان کا حق دیا اور ان کی اطاعت لازم جانی اور ان کے ساتھ ہو کر ان کے لشکروں میں جہاد کیا جب وہ مجھے بیت

المال سے کچھ دیتے لے لیتا اور جب بھی لڑائی پر بھیجتے میں جاتا اور ان کے سامنے اپنے تازیانے سے حد لگاتا' پھر بعینہ یہی مضمون امیر المومنین فاروق اعظم و امیرالمومنین عثمان غنی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی نسبت ارشاد فرمایا۔"

مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے اسی بیان سے صاف واضح ہوگیا کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چاہنے والے ہیں اور جو ان سب کا چاہنے والا ہے وہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چاہنے والا ہے اور جو ان حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا منکر اور باغی ہے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا منکر اور باغی ہے پس مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے سچے چاہنے والے اہلسنّت المعروف "بریلوی" ہیں۔

والحمد للّٰہ رب العٰلمین

ایک بہتان لعین کا جواب مبین

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور تقیہ

اس گھنونی سازش اور بیباکی و گستاخی پر سخت تعجب اور ہزار صد ہزار افسوس کہ ایک جانب تو مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کا دم بھریں علی علی کے نعرے لگائیں دوسری جانب ان کو خوفزدہ' ڈرپوک اور بزدل ٹھہرائیں کہ انھوں نے دربارۂ خلافت سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر فاروق وسیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بر بنائے خوف بطور تقیہ تسلیم کرلیا اور ان حضرات ثلثہ کے ہاتھوں پر بیعت کر لی گویا مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر منافقت کا (معاذ اللہ) الزام لگائیں مزید براں پھر اس تقیہ کو جزو ایمان بتائیں' لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

غور طلب یہ امر ہے کہ جن کی صداقت وعدالت کی گواہی اللہ واحد قہار بیان فرمائے :

کما قال تعالیٰ...... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۞

(پ 26 سورۃ الفتح 29)

''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔''

دریافت طلب یہ امر ہے کہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ محمد رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ والوں میں شامل ہیں یا نہیں؟ الحمد اللہ شامل ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب ترین ساتھ والوں میں ہیں اگر در بارۂ خلافت (معاذ اللہ) خیانت یا بقول ظالم کوئی مرتد یا منافق دست اندازی کرتا تو ذوالفقار حیدری میان میں نہ ہوتی بلکہ میدان میں ہوتی اور وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ کا ظہور عروج پر ہوتا مگر یہ حضرات خلفاء ثلٰثہ صداقت و عدالت و امانت و دیانت کے پیکر تھے' چنانچہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کا عملی نمونہ ہی نہیں بلکہ اس اکمل و اعلیٰ انداز میں پیش فرما کر ان کی خلافت کی حقانیت پر مہر لگا دی تا کہ ہمیشہ کے لئے سند رہے۔

ایسے اذھان کی غلاظت و شقاوت پر صد ہزار نفرین اور افسوس کہ وہ اللہ کا شیر اسد اللہ الغالب امام المشارق والمغارب حلال مشکلات والنوائب جس کے غضب و جلال سے خیبر کا قلعہ مسمار اور کفار مغلوب ہوئے' آج بھی مسلمان مصیبت کے وقت ان کو پکارتے اور مدد چاہتے یقیناً وہ مدد فرماتے ہیں اسی واسطے مسلمان ان کو مشکل کشا کے لقب سے پہچانتے ہیں۔

عزیزان ملت! ملاحظہ فرمایئے :

اول...... ☜ وہ اللہ کا شیر حیدر کرار۔

دوم...... ☜ اپنے وطن مدینہ پاک میں۔

سوم...... ☜ ان کی معیت میں بیشمار جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

چہارم...... ☜ نہ کوئی معرکہ نہ جنگ کا امکان۔

پنجم ...... ☜ اور مدینہ طیبہ میں مخالفین اور دشمنان دین میں نہ طاقت کہ مقابلہ پر آئیں اور کوئی جوہر دکھائیں' صحابہ کرام دواد واتحاد رُحَمَآءُ بَیۡنَھُم آپس میں نرم دل ہونے کا دلکشا منظر ہے' الحمدللّٰہ رب العٰلمین

ایسے کوائف دل آراء اور حالات دلنواز میں اللہ کے شیر پر تقیہ؟ یہی تو منافقت کا بہتان لعین (لعنة اللّٰه علی الکذبین) کیسی صریح گستاخی ہے۔

اے دشمنان حیدر کرار سن لو! یہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت نہیں بلکہ عداوت اور دشمنی ہے' جب ان کے حضور کچھ بس نہ چلا تقیہ کو ڈھال بنایا اور اس کو جز و ایمان ٹھہرایا یہی تو منافقت کی علامت ہے کہ جو دل میں ہے وہ زباں پر نہیں جو زبان پر ہے وہ دل میں نہیں یہی تو دشمنی ہے۔

اے دشمنان حیدر کرار' سن لو! وہ اللہ کا شیر جس کو زمانہ حیدر کرار' کفار پر پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والا کہے' جن کے متعلق مشہور و معروف ہے ؎

شاہ مردان شیر یزدان قوت پروردگار
لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار

وہ اسد اللہ الغالب حیدر کرار اور تقیہ کی لعنت' ارے وہ تو مشکل کشاء دوسروں کی مشکل میں کام آنے والے ان کی شان محتاج بیان نہیں' بلکہ ان کے شہزادے اور ان کے گھر کا ہر فرد اس لعنت تقیہ سے پاک ہے' کیا نہ دیکھا نوجوانان جنت کے سردار' شہزادہ گلگوں قباء امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو :

اول ...... ☜ وطن مدینہ طیبہ سے دور۔

دوم...... ☜ یاران باوفا سے مہجور۔

سوم...... ☜ دشت بلا میں محصور۔

چہارم...... ☜ مقابل میں افواج ظالم نابکار ہزار در ہزار۔

پنجم...... ☜ نہ کوئی ساتھی نہ مددگار۔

ششم...... ☜ سامان رسد تو کجا پانی بھی میسر نہیں۔ ایسے سنگین جانکاہ موقع پر تقیہ کی سخت ضرورت تھی کہ جان بچانے کے لئے ممنوعات مباح ہو جاتی ہیں' اس وحشت ناک موقعہ پر بھی انہوں نے تقیہ نہ فرمایا' چنانچہ خواجہ معین الدین اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

شاہ ہست حسین شہنشاہ ہست حسین
دین ہست حسین دین پناہ ہست حسین
سر داد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ ہست حسین

وہ شہزادہ عالی وقار جس کے گھر کا ہر فرد شیر ذوالجلال' مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پرتو کمال جس نے دشمنوں کے چھکے چھڑا دیئے ہزاروں کو قتل کیا اور جہنم میں بھیج دیا اور خود شہید ہو گئے مگر تقیہ نہ کیا۔

دریافت طلب یہ امر ہے کہ بقول دشمنان حیدر کرار تقیہ جز و ایمان تھا جو (معاذ اللہ) مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امن و عافیت کے باوجود تقیہ کر لیا اور (معاذ اللہ) اپنے ایمان کو کامل کر لیا تو سید امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدان

کربلا میں تقیہ کیوں نہ کیا؟ کہ (معاذ اللہ) جز و ایمان بھی گیا' اور افراد خانہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے شہید کرایا اور خود بھی شہید ہو گئے۔

دشمنان حیدر کرار تقیہ کا بہتان باندھنے والے کیا فرماتے ہیں اس امر میں کہ اگر تقیہ جز و ایمان جو مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کر دکھایا' تو سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقیہ کو چھوڑ کر جز و ایمان کو توڑا دریافت یہ امر ہے کہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بر بنائے تقیہ حق پر تھے تو سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حق کو چھوڑ کر (معاذ اللہ) باطل کو اختیار کیا اور اگر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے تو مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم (معاذ اللہ) کیا باطل پر تھے؟

دشمنان حیدر کرار! بتائیں کہ دونوں میں حق پر کون تھا اور باطل پر کون' کیونکہ بر بنائے تقیہ ایک دوسرے کے مخالف امر ہیں۔

الحمدللہ! ہمارا ایمان گواہی دیتا ہے کہ دونوں حق پر تھے سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر فاروق وسیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیشک اللہ کے وعدہ وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ الخ کے مطابق مستحق خلافت اور خلافت راشدہ کے بتدریج لائق تھے چنانچہ سیدنا علی المرتضیٰ اور ان کے فرزندان حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بدل و جان ان کو خلیفہ برحق مان لیا اور ان کے ہاتھوں پر بیعت کی یزید پلید فاسق و فاجر ناہنجار ہرگز اس امانت الٰہیہ کا اہل نہ تھا لہٰذا سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی خلافت کو ہرگز تسلیم نہ کیا اس کی مخالفت فرمائی جو اہل علم سے پوشیدہ نہیں سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ اقدام لائق ستائش واستحسان

ہے۔اعلیحضرت امام اہلسنّت مولانا احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی شان میں فرماتے ہیں ؎

یا شہید کربلا یا دافع کرب و بلا
گلرخا شہزادۂ گلگوں قبا امداد کن
اے گلویت گہ لبان مصطفیٰ ﷺ را بوسہ گاہ
گہ لب تیغ لعین واحسرتا امداد کن

پس اہل انصاف کے لئے یہ چند کلمات ہی کافی ہٹ دھرم ضدی کے لئے دفتر بھی ناکافی۔

واخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم وتب علینا انك انت التواب الرحیم وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه سیدنا و مولانا محمد واله و اصحابه و بارك وسلم

ہماری اس مختصر تحریر سے مسئلہ نصف النہار کی طرح واضح اور روشن ہو جاتا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے شہزادگان حسنین کریمین سیدنا حضرت امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بدل وجان سیدنا ابوبکر صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو امیر المومنین وخلیفۃ المسلمین جانا اور ان کی تائید وحمایت کرتے رہے اس کے علاوہ

ائمہ اہلبیت اور صحابہ کرام تابعین عظام اور ائمہ مجتہدین و ائمہ محدثین و اولیاء کاملین سلف صالحین رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین وغیرہم نے بھی ان ہی سرکار عالی وقار کو امیر المومنین المسلمین وخلفائے راشدین مانا بعدہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت راشدہ کاملہ تامہ کا حامل سمجھتے رہے اور آج بھی اہلسنّت (بریلوی) ان ہی حضرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے پیرو ہوئے ان ہی حضرات کو بتدریج خلفائے راشدین جانتے ہیں حاصل کلام یہ ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور حسنین کریمین وغیرہم نے جن مذکورہ حضرات کرام کو اپنا پیشوا اور امام مانا اور خلیفۃ المسلمین اور امیر المومنین مانتے رہے اہلسنّت (بریلوی) بھی ان حضرات عزت ماب کو اپنا تاجدار اور خلیفۃ المسلمین اور امیر المومنین سمجھتے ہیں اور جن لوگوں کو ان شہزادگان علیہم الرضوان نے نہ مانا نہ تسلیم کیا آج اہلسنّت المعروف (بریلوی) بھی ان کو نہیں مانتے جیسے یزید پلید علیہ ماعلیہ وغیرہ پس اس سے ثابت ہوگیا کہ اہلسنّت المعروف (بریلوی) مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور ان کے شہزادگان کے نقش پر قربان اور ان ہی کی پیروی میں ہمیشہ رطب اللسان ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ اللہ جل مجدہ کا وعدہ :

وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ امِنْكُمْ وَعَمِلُو الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ

وَلَیُبَدِّلَنَّهُم مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط

حرف بحرف پورا ہوا جسکی تفصیل گذری علاوہ ازیں سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی ۝ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ
یَتَزَکّٰی ۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓی ۝ اِلَّا
ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی ۝ وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ۝

(پ 30 سورة الیل 17,21)

"اور بہت اس سے دور رکھا جائیگا جو سب سے بڑا پرہیز گار (اتقیٰ) جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور بیشک قریب ہے وہ راضی ہوگا۔"

یہ آیت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ عزوجل نے (اتقیٰ) فرمایا اور فرماتا ہے :

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ ط

(پ 26 سورة الحجرات 13)

"بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار (اتقیٰ) ہے۔"

معلوم ہوا کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ عزوجل کے نزدیک عزت

والے ہیں، پھر ارشاد فرماتا ہے :

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ

جمہور مفسرین کا قول ہے :

''کہ جَآءَ بِالصِّدْقِ سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور صَدَّقَ بِهٖ سے مراد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام باتوں کی تصدیق کرنے والوں میں پیش پیش رہے۔''

امام حافظ الحدیث خیثمہ بن سلیمان قرشی و امام دارقطنی و محبّ الدین طبری وغیرہم حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں :

ان ابابکر سبقنی الی اربع لم اوتهن سبقنی الی فشاء الاسلام و قدم الهجرة مصاحبته فی الغار و امام الصلوٰة و انا یومئذ باشوب یظهر اسلامه واخفیه

(الحدیث)

''بیشک ابوبکر چار باتوں کی طرف سبقت کئے گئے کہ مجھے نہ ملیں انہوں نے مجھ سے پہلے اسلام آشکار کیا اور مجھ سے پہلے ہجرت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یار غار ہوئے اور نماز قائم کی اس

والے ہیں، پھر ارشاد فرماتا ہے :

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ

جمہور مفسرین کا قول ہے :

''کہ جَآءَ بِالصِّدْقِ سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور صَدَّقَ بِهٖ سے مراد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام باتوں کی تصدیق کرنے والوں میں پیش پیش رہے۔''

امام حافظ الحدیث خیثمہ بن سلیمان قرشی و امام دارقطنی و محب الدین طبری وغیرہم حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں :

ان ابابکر سبقنی الی اربع لم اوتهن سبقنی الی فشاء الاسلام و قدم الهجرة مصاحبته فی الغار و امام الصلوٰة و انا یومئذ باشوب یظهر اسلامه واخفیه

(الحدیث)

''بیشک ابوبکر چار باتوں کی طرف سبقت کئے گئے کہ مجھے نہ ملیں انہوں نے مجھ سے پہلے اسلام آشکار کیا اور مجھ سے پہلے ہجرت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یار غار ہوئے اور نماز قائم کی اس

حالت میں کہ ان دنوں گھروں میں تھا وہ اپنا اسلام ظاہر کرتے اور میں چھپاتا تھا۔''

کنز العمال برسند امام احمد جلد چہارم ۳۵۵ میں ہے :

''حضرت بی بی فاطمۃ الزھرا بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات پر ابوبکر وعمر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تشریف لے گئے جعفر بن محمد کی روایت کے مطابق حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز جنازہ پڑھانے کیلئے فرمایا تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز جنازہ پڑھوائی۔''

حضرت محمد بن حنیفہ فرماتے ہیں :

''میں نے اپنے والد مکرم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر کون ہے فرمایا' ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' عرض کیا پھر کون فرمایا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں عرض کیا ان کے بعد پھر آپ ہیں؟ تو فرمایا میں تو نہیں مگر ایک فرد مسلمانوں میں سے۔''

(بخاری شریف جلد دوم مترجم ابو نعیم فی الحلیہ 📖 385)

امام بیہقی اور حافظ ابونعیم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ :

''انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ عنقریب تم میں بارہ خلیفہ ہوں گے ابوبکر صدیق تو میرے بعد تھوڑے دن رہیں گے (ابو بکر الصدیق لا یلبث خلفی الا قلیلا) اور وہ عرب کے چکی چلانے والا اچھی زندگی پائے گا اور شہید ہو کر مرے گا ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرب کی چکی چلانے والا کون شخص ہے فرمایا عمر ابن الخطاب ثم التفت الی عثمان بن عفان پھر آپ عثمان بن عفان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم سے لوگ درخواست کریں گے کہ ایک قمیص (خلافت) جو اللہ نے تمہیں پہنائی ہے اتار دو لیکن قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا کہ اگر تم اس کو اتار دو گے تو جنت میں داخل نہ ہو گے۔''

(تاریخ الخلفاء سیوطی اردو 📖 92)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ :

''بنی مصطلق کے کچھ آدمی آئے انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا اگر آپ سے کوئی حادثہ ہو جائے تو زکوٰۃ کس کو دیں فرمایا ابوبکر کو پوچھا ان کو موت آجائے تو فرمایا عمر کو عرض کیا ان کو بھی موت آجائے تو فرمایا عثمان کو دینا۔''

(سیرۃ الخلفاء 📖 94 و حاکم تفسیر آیات 📖 103)

الغرض خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت پر امت کا اجماع ہے جس کے ثبوت میں قرآن کریم کے متعدد آیات اور احادیث بکثرت پیش کی جاسکتی ہیں مگر طوالت کلام کی وجہ سے اسی پر اکتفا کیا گیا۔

اللّٰهم ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم و صلى الله تعالىٰ علىٰ خير خلقه سيدنا و مولانا محمد واله واصحابه و بارك وسلم ابدًا ابدًا

سگ بارگاہ رضا

ابوالرضا محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

6 جمادی الاول 1418ھ مطابق 9/ اکتوبر 1997ء